وہی یٰسیں وہی طٰہٰ

حفیظ تائب

القمر انٹرپرائزز غزنی سٹریٹ اُردو بازار ○ لاہور

خوبصورت، معیاری کتابیں

القمر انٹرپرائزز

اہتمام: محمد سعید اللہ صدیقی

جملہ حقوق محفوظ

طبع: 1998ء

تعداد: ایک ہزار

مطبع: زاہد بشیر پرنٹرز، لاہور

قیمت:

MAKTABA TAMIR-E-INSANIAT
Rs.150/-

برادرِ عزیز عبدالمجید منہاس کے نام

خلوص و مہر و وفا سراسر مرا برادر
مجید منہاس اُنس پیکر مرا برادر

وہ نیک فطرت، وہ نیک نیت و نیک خصلت
مرا زرِ جاں، مرا گلِ تر، مرا برادر

حق آشنائی و دلربائی شعار جس کا
نشاطِ خدمت جسے میسر مرا برادر

نبیؐ کا عشق اور ذوقِ مدحت اساس جس کی
وہ پیروِ سنّتِ پیمبرؐ مرا برادر

وہ میرا مونس، وہ میرا ہمدرد و ہمنوا ہے
شگفتہ کردار و خوش مقدر مرا برادر

فہرست

حمدِ باری تعالیٰ

تو خالق ہے ہر شے کا یا حیّ یا قیوم ۱۳
پرچمِ حمد اڑاتا ہوں میں ۱۵
زبانے پہ چھائی ہے رحمت خدا کی ۱۷

نعت رسولِ مقبول ﷺ

ہر فصل میں پایا گلِ صحرا تر و تازہ ۲۱
نبیؐ کے حسن سے ہستی کا ہر منظر چمکتا ہے ۲۳
آشنا انساں مقامِ کبریائی سے ہوا ۲۵
اے رب تو اڈال دے دامن میں نئی نعت ۲۷
خواب میں در کھلا حضوری کا ۲۹
جب ہے مرے آقا کی عطا تازہ بتازہ ۳۲
نعت بھی ہے صورتِ درود ۳۴
سلام اے ابنِ عبداللہؐ تحیات اے ابو القاسمؐ ۳۷
کس طرح چاند نگر تک پہنچوں ۳۹
جس کا وجود رشد و ہدیٰ کا جمال ہے ۴۱
لفظ کے بس میں نہ تھا عرضِ تمنا کرنا ۴۳
ہر امکانِ ثنا سے ہے فزوں شانِ شہِ والاؐ ۴۵
بس گیا چاند حرا کا دل میں ۴۷

صیغۂ حمد سے وہ اسمِ شریف	۴۹
پلکوں پہ تھا لرزاں دل دربارِ رسالت میں	۵۱
ملتا ہے بحرِ درد سے دیدۂ نم کا سلسلہ	۵۳
تجلیات کا گلزار مسجدِ نبوی	۵۵
انوار سے مہکتی زمیں جنت البقیع	۵۷
حسنِ محبوبِ خدا میں گم ہوں	۵۹
دل کو ہے درِ سید ابرارؐ سے نسبت	۶۱
اللہ نے پہنچایا سرکارؐ کے قدموں میں	۶۳
نورِ امکاں کا خزانہ درِ والاان کا	۶۵
شوق باریاب ہو گیا	۶۷
نافذ کرو وجود پہ طاعت حضورؐ کی	۶۹
اشک ہے نامہ بر عقیدت کا	۷۱
عجب مقام بجھاتی ہے نعتِ پاکِ حضورؐ	۷۳
بے رنگ سے دن رات ہیں اے سیدِ ساداتؐ	۷۵
خالق کا جو حبیبؐ ہوا کائنات میں	۷۷
قسمت اپنی بلند کی ہے	۷۹
پرچم کشا جمال ہے شہرِ حبیبؐ میں	۸۱
نبیؐ کے شہرِ پُرانوار کا ارادہ ہے	۸۳
در پہ حاضر ہوا ہے کوئی بے نوا اے حبیبِ خدا	۸۵
میں خدمتِ آقا میں ہوتا تو سدا کہتا لبیک و سعدیک	۸۷
اسوۂ مصطفیٰؐ ملا ہم کو	۸۹
چادر سی جو نور کی تنی ہے	۹۱
سیدِ انس و جاںؐ کا کرم ہو گیا	۹۳
خوب قلب و نظر کی صفائی ہوئی	۹۵
ذکرِ سرکارؐ سے جب ذہن تر و تازہ ہو	۹۷
پیار سے جن کے ہوا ہے مرا تن من روشن	۹۹

چھوڑ امید و بیم کی باتیں ۱۰۱
روضۂ احمدؐ مختار دکھاوے یا رب ۱۰۳
سر تا قدم برہان ہو ۱۰۵
جاوداں و بیکراں ہے رحمتِ خیر الانامؐ ۱۰۶
مجھے نعت پیمبرؐ سے شغف ہے ۱۰۷
کوئی جہاں میں ہوا نہ ہو گا شفیق تجھ سا کریم تجھ سا ۱۰۸
مظہرِ ذوالجلال میرے حضورؐ ۱۰۹
شاہِ فلک جناب رسالت مآب ہیں ۱۱۰
ہمیشہ ہے پیشِ نظر سبز گنبد ۱۱۱
دل ہے سفرِ طیبہ کو تیار ہمیشہ ۱۱۳
سلامِ عید ۱۱۵
سلامِ حاضری ۱۱۷
تضمین بر نعتِ حضرتِ قدسیؒ ۱۱۹
یا رسول اللہ انظر حالنا ۱۲۱
اے رسولِ خدا ۱۲۳
نور ہی نور اسلام ہے ان کا ۱۲۵
کوئی ہوا ہے اور نہ ہو گا ۱۲۶
معصومیت کا ہالا بچپن مرے نبیؐ کا ۱۲۸
نعت گوئی کے لیے حسنِ ارادت شرط ہے ۱۳۰
مناجات ۱۳۲
سپاس و دعا ۱۳۴

حمدِ باری تعالیٰ

گل و رنگ و بہار پردے ہیں
ہر عیاں میں ہے وہ نہاں ٹک سوچ

(میرؔ)

○

تُو خالق ہے ہر شے کا یا حیؑ یا قیوّم
ہر پل تیرا رنگ نیا یا حیؑ یا قیوّم

تو اوّل بھی آخر بھی تو ظاہر تو باطن
سب میں رچ کر سب سے جدا یا حیؑ یا قیوم

تو ہے نورِ ارض و سما یا قادر یا ہادی
نور اپنے سے راہ دکھا یا حیؑ یا قیوّم

نور کہ جیسے طاق کے اندر جلتا ایک چراغ
یا اک تارا ہیرے سا یا حیؑ یا قیوّم

وہی یٰسین وہی طٰہٰ

تو قدوس ہے تو مومن ہے تو رحمٰن و رحیم
احسن تیرے سب اسما یا حیُّ یا قیوّم

پیدا کر کے انساں کو دی قرآں کی تعلیم
بخشے تو نے نطق و نوا یا حیُّ یا قیوّم

تو نے فلک کو رفعت دی اور قائم کی میزان
تو ہی ملیکِ روزِ جزا یا حیُّ یاقیوّم

تو نے زمیں کا فرش بچھا کر اس کو کیا سرسبز
تو ہی کفیلِ نشوونما یا حیُّ یا قیوّم

وصف کہاں تک لکھے تیرے شاعر ہیچمدان
کیا تائب کیا اس کی ثنا یا حیُّ یا قیوم

جلّ جلالہٗ

پرچمِ حمد اڑاتا ہوں میں
روح کو وجد میں پاتا ہوں میں

صبحدم پڑھتا ہوں قرآنِ مجید
گیت خلّاق کے گاتا ہوں میں

اس کی آیات سے کرنیں لے کر
اپنے آفاق سجاتا ہوں میں

وہی یٰسین وہی طٰہٰ

تازہ کاری کا عمل دیکھتا ہوں
جس طرف آنکھ اٹھاتا ہوں میں

نیّتوں کی جو خبر رکھتا ہے
اس کو احوال سناتا ہوں میں

جب بھی تاریکیاں گھیریں تائب
مشعلِ ذکر جلاتا ہوں میں

جلّ جلالہٗ

وہی یٰسین وہی طٰہٰ

○

زمانے پہ چھائی ہے رحمت خدا کی
ہر اک شے سے ظاہر ہے قدرت خدا کی

رواں حکم اس کا زمیں پر، فلک پر
دل و جاں پہ بھی ہے حکومت خدا کی

سخاوت کی اک موج سارے سمندر
عیاں ذرّے ذرّے سے وسعت خدا کی

وہی یٰسین وہی طٰہٰ

چمن کی ہواؤں میں ہے اس کی خوشبو
جھلکتی ہے پھولوں میں رنگت خدا کی

بشر اس کے آگے نہ کیوں سر جھکائے
کہ دیتی ہے عظمت اطاعت خدا کی

خدائی میں ہیں رنگ وحدت کے سارے
بیاں کیسے تائب ہو عظمت خدا کی

جلّ جلالہٗ

نعتِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

منظور تھی یہ شکل تجلّی کو نُور کی
قسمت کھلی ترے قد و رُخ سے ظہور کی
(غالب)

○

ہر فصل میں پایا گلِ صحرا تر و تازہ
جب دیکھا لگا قبۂ خضرا تر و تازہ

رہتا ہے شب و روز ہر اک منظرِ طیبہ
آراستہ پیراستہ اجلا تر و تازہ

اندازِ حیات ان کا ہے قرآن سراپا
ہر آن ہے وہ جلوۂ زیبا تر و تازہ

انوار بداماں ہے بہر لحظہ وہ اسوہ
وہ گلشنِ رحمت ہے ہمیشہ تر و تازہ

وہی یٰسین وہی طٰہٰ

مفہوم کی خوشبو سے ہے مہکا ہوا ہر لفظ
ہے آج بھی ان کا لب و لہجہ تروتازہ

ہو جس کی اساس ان کی ولا' ان کا تعلق
ہر دور میں رہتا ہے وہ جذبہ تروتازہ

میں لاکھ گرفتہ دل و آشفتہ نظر ہوں
رہتی ہے مگر ان کی تمنا تروتازہ

ہونٹوں پر ندا نعت کی ہے منزلِ شب میں
یوں رکھتا ہوں سامان سحر کا تروتازہ

موسم کی تمازت سے ہراساں نہیں تائب
سائے میں ہوں رحمت کے شگفتہ' تروتازہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

○

نبیؐ کے حسن سے ہستی کا ہر منظر چمکتا ہے
انہی کے نقشِ پا سے گنبدِ بے در چمکتا ہے

نبیؐ نے زندگی کی تیرہ شب کو دی ہے تابانی
وہی مہتاب ہے جو روح کے اندر چمکتا ہے

نبیؐ نے سارے انشا و خلا کے راز کھولے ہیں
عَلم ان کا سب امکانات کے اوپر چمکتا ہے

جو تعلیمِ توازن آپ نے دی ہے زمانے کو
اسی سے آدمیّت کا ہر اک جوہر چمکتا ہے

وہی یٰسیں وہی طٰہٰ

مہکتا ہے گلِ اخلاق کی خوشبو سے ہر آنگن
ضیائے سیرتِ سرکارؐ سے ہر گھر چمکتا ہے

اجالا پھیل جاتا ہے مری سوچوں کے غاروں میں
دیارِ خواب میں جب آپ کا پیکر چمکتا ہے

یقیناً اس کو نسبت ہے رہِ طیبہ کے ذرّوں سے
ستارہ سا جو اکثر میری پلکوں پر چمکتا ہے

تعجب کیا جو میرے لفظ لَو دینے لگیں تائب
خیالوں میں ہمیشہ گنبدِ اخضر چمکتا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

○

آشنا انساں مقامِ کبریائی سے ہوا
ہفت خواں یہ طے نبیؐ کی رہنمائی سے ہوا

جانے کب تک راز رہتا وحدت و کثرت کا ربط
منکشف جو آپ کی عقدہ کشائی سے ہوا

ہر مکاں خوشبوئے سیرت سے بنا رشکِ چمن
ہر زماں روشن جمالِ مصطفائی سے ہوا

بے نیازی آپ کی وابستگی نے کی عطا
میں غنی کوئے پیمبرؐ کی گدائی سے ہوا

وہی یٰسین وہی طٰہٰ

مدحتِ آقا متاعِ بے بہا بنتی گئی
میرا ہر ارمان پورا اس کمائی سے ہوا

لب کشائی کا ہنر نامعتبر مجھ کو لگا
مُدّعا دل کا جو ظاہر بے نوائی سے ہوا

مہربانی حال پر میرے ہوئی کس کس طرح
کیا سے کیا تائب میں اس در تک رسائی سے ہوا

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

○

اے ربِ نوا ڈال دے دامن میں نئی نعت
معمورۂ احساس کو مہکاتی ہوئی نعت

درکار ہے ٹھیرے ہوئے جذبات کو مہمیز
یہ کام جو کر پائے ہو اب ایسی کوئی نعت

کر دے جو قریں ذاتِ رسولؐ دوسرا سے
ہے میری نگاہوں میں وہی نعت بڑی نعت

جب ناقہ قُبا سے تھا مدینے کو روانہ
اس منظرِ پاکیزہ سے ضو ریز رہی نعت

جلوے تھے جب اس نورِ مجسم کے ہویدا
اس عہدِ مقدس کی ہے تصویر گری نعت

حجرے سے وہ سرکارؐ کا مسجد میں نکلنا
اس لمحے میں ہو کاش رچی اور بسی نعت

حنّانہ کو سرکارؐ جو دیتے تھے تسلّی
اس لطف سے آراستہ ہو جائے کوئی نعت

جب زیدؓ و بلالؓ آتے تھے آقاؐ کے جلو میں
کچھ دیر تو اس وقت کو ٹھہرائے کبھی نعت

تائبؔ گلِ تقدیس کھلاتی ہی رہے گی
گلزارِ وطن میں ہے نسیمِ سحری نعت

○

خواب میں در کھلا حضوری کا
کیا وسیلہ بنا حضوری کا

اک کسک جب مجھے نصیب رہی
وہ بھی تھا مرحلا حضوری کا

جیسے جیسے ہوئی پذیرائی
شوق بڑھتا گیا حضوری کا

کیف میں ڈوبتے گئے شب و روز
دَور ایسا چلا حضوری کا

روئے انور خیال سے گزرا
بابِ روشن کھلا حضوری کا

آنسوؤں کے چراغ جل اٹھے
جشن برپا ہوا حضوری کا

میرے دل میں جو داغِ حسرت تھا
بن گیا آئنا حضوری کا

پیروی ہے حضورؐ کی یا ہے
سفرِ جانفزا حضوری کا

ان کے در پر نصیب ہوتا ہے
حاضری میں مزا حضوری کا

لاکھ حائل غمِ زمانہ ہوا
کارواں کب رکا حضوری کا

ختم ہوگا نہ بعدِ محشر بھی
عملِ ارتقا حضوری کا

دل کا سب درد کر بیاں اس میں
نعت ہے سلسلا حضوری کا

حاصلِ زندگی سمجھ تائب
لمحہء دلکشا حضوری کا

○

جب ہے مرے آقاؐ کی عطا تازہ بتازہ
پھر کیوں نہ ہوں گلہائے ثنا تازہ بتازہ

عشق آپ کا ہے غنچہ کشا سینہ بہ سینہ
یہ جذبہ ہے مانندِ صبا تازہ بتازہ

پاتی ہیں نمو خیر کی اقدار اسی سے
سیرت کا گلستاں ہے سدا تازہ بتازہ

ہو جس میں بسی آپ کے تذکار کی خوشبو
رہتی ہے وہی آب و ہوا تازہ بتازہ

ڈوبے کئی مہتاب تو اجڑے کئی گلزار
اک دینِ نبیؐ ہے کہ رہا تازہ بتازہ

دے گا وہی اک روز مجھے اذنِ حضوری
رکھتا ہے جو ارمان مرا تازہ بتازہ

اک حبس ہے گھیرے ہوئے ماحول کو میرے
یا رب! رہے تائب کی نوا تازہ بتازہ

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

○

نعت بھی ہے صورتِ درود
اس پہ بھی ہے حسرتِ درود

خیر کی ہے قدرِ معتبر
سب کے حق میں رحمتِ درود

ہمنوا خدا کے ہوگئے
جب ملی سعادتِ درود

بچ گئے ہیں ہر عذاب سے
ہم ہیں اور جنتِ درود

وہی یٰسین وہی طٰہٰ

تیر ہیں جو غم کے بے شمار
ڈھال ہے تلاوتِ درود

یہ ہے مشکلوں کی شہ کلید
اے خوشا محبتِ درود

موجبِ قبولِ ہر دعا
وردِ با کرامتِ درود

مستقل ہے اس کا آسرا
دائمی ہے لذّتِ درود

ہے بھلائی اس میں خَلق کی
عام کیجے دعوتِ درود

ہے قلیل اب تو زندگی
اب تو کیجے کثرتِ درود

زندگی میں حسن و خیر ہو
اے خدا بدولتِ درود

پھیلتی ہی جائے سُو بسُو
جاں فروز نکہتِ درود

یا الٰہی حشر تک رہے
زیست میں حرارتِ درود

ہو محیط کائنات پر
فیضِ بے نہایت درود

تائب اک خزانۂ ثنا
بن گئی ہے دولت درود

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہی یٰسین وہی طٰہٰ

○

سلام اے ابنِ عبداللہ، تحیاّت اے ابوالقاسم
سلام اے پورِ عبدالمطّلب، اے گوہرِ ہاشم

سلام اے نورِ چشمِ آمنہؓ اے ماہِ عدنانی
سلام اے دفترِ رشد و ہدیٰ کے خاتَم و خاتم

سلام اے باغِ ابراہیمؑ کے سروِ بہار افشاں
سلام اے کائناتِ آب و گِل میں حسن کے ناظم

سلام اے نورِ یزداں، روحِ عرفاں، حاصلِ ایماں
سلام اے حرفِ آغازِ الست اے اولیں مسلم

سلام اے بادشاہِ انس و جاں اے فاتحِ دوراں
رہے گی تاجداری آپ کی عقبیٰ میں بھی قائم

سلام اے خیرِ خَلق اے آب و تاب عالمِ امکاں
سلامی آپ کے دربار میں ہے خَلق کو لازم

سلام اے رحمتِ کون و مکاں' اے گلشنِ احساں
بہارِ فیض کے دریوزہ گر ہیں سب کے سب موسم

سلام اے مونسِ تائب مرے ہر درد کے درماں
کھلائے پھول دشتِ دل میں ابرِ جود کی رِم جھم

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

○

کس طرح چاند نگر تک پہنچوں
آپ بلوائیں تو در تک پہنچوں

چومتے چومتے قدموں کے نقوش
عرش کی راہ گزر تک پہنچوں

شبِ غم سے کسی صورت نکلوں
اور دامانِ سحر تک پہنچوں

میں کہ غربت کے سفر میں ہوں مدام
اک اشارہ ہو تو گھر تک پہنچوں

وہی یٰسین وہی طٰہٰ

میں کہ ہوں آہِ پریشاں آقا
اذن ہو بابِ اثر تک پہنچوں

میں کہ آنسو ہوں مگر خاک کا رزق
کاش معراجِ نظر تک پہنچوں

ہو کے تجسیمِ فغانِ آدم
روضۂ خیرِ بشرؐ تک پہنچوں

اک پتھر ہی سہی میرا وجود
پھر بھی اس آئنہ گر تک پہنچوں

ڈھانپ لے عیب مرے خاکِ بقیع
ایسے انجامِ سفر تک پہنچوں

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

وہی یٰسین وہی طٰہٰ

○

جس کا وجود رشد و ہدیٰ کا جمال ہے
یٰسیں خصال ہے مرا طٰہٰ جمال ہے

جوہر ہے اس کا سیدِلولاکؐ کا ظہور
دنیائے خاک و آب میں جتنا جمال ہے

ہوں گے سدا وجود و عدم جس سے فیضاب
میرے رسولؐ کا ابد آرا جمال ہے

باطن میں بھی اسی کی ہیں جلوہ طرازیاں
جس نور کا جہاں میں ہویدا جمال ہے

وہی یٰسین وہی طٰہٰ

وہ جس سے کائناتِ بشر کا ہے اعتبار
میرے حضورؐ کا نظر افزا جمال ہے

ہر حسن اس کے حسنِ توازن کی ہے عطا
وہ ماہِ آمنہؓ کہ سراپا جمال ہے

تیرہ شبی میں میرے قدم ڈولتے نہیں
تائبؔ نظر میں وہ سحر آسا جمال ہے

وہی یٰسین وہی طٰہٰ

○

لفظ کے بس میں نہ تھا عرضِ تمنا کرنا
راس آیا مجھے اشکوں کو وسیلہ کرنا

ان کے دامن بھی مرادوں سے وہی بھرتے ہیں
عمر بھر جن کو نہیں آیا تقاضا کرنا

نظر ان کے درِ اقدس پہ جمی رہتی ہے
شان ہے جن کی غمِ دل کا مداوا کرنا

میرے غم خانے کو ہے ان کی توجہ درکار
جن کو آتا ہے تبسّم سے اجالا کرنا

کاش قسمت میں ہو محبوبِ خداؐ کا دیدار
جن کا منصب ہے تن و روح کو اجلا کرنا

وہی یٰسین وہی طٰہٰ

سر بسر معجزہ تھا آپؐ کا اندازِ حیات
کم تھا کیا خَلق کو توحید پہ یکجا کرنا

خُلق کو درجۂ معراج پہ کرنا فائز
اور اس کے لیے ہر رنج گوارا کرنا

شانِ سرکارؐ کا سو رنگ میں ظاہر ہونا
حق کا وہ ان کے لیے کعبہ کو قبلہ کرنا

ہٹ کے طیبہ سے مضافات میں بارش ہونا
ابر کا آپؐ کے ارشاد کو پورا کرنا

پتھروں اور درختوں کا سلامی دینا
شب کے اک حصّے میں افلاک کا دورہ کرنا

تیرے محبوبؐ سے منسوب ہے تائب یا رب
سرِ محشر اسے خلقت میں نہ رسوا کرنا

ﷺ

وہی یٰسیں وہی طٰہٰ

○

ہر امکانِ ثنا سے ہے فزوں شانِ شہؐ والا
پیام ان کا سحر ساماں، نظام ان کا حیات آرا

وہ صورت ہے خرد افروز و عشق آموز و جاں پرور
وہ سیرت مہرِ عالم تاب ہے رشد و ہدایت کا

فضیلت آپؐ کی ہے آیۂ میثاق سے ظاہر
عطائے نعمتِ کوثر شہؐ ابرار کا حصّہ

کمالِ بے نہایت ان کا حاوی سب کمالوں پر
جمالِ دلنشیں ہے خیر کی قدروں کا سرچشمہ

میں اپنی زندگانی وار دوں کون و مکاں تج دوں
اگر تقدیر میں ہو آپؐ کی دیوار کا سایہ

توجہ آپؐ کی درکار ہے ساری خدائی کو
تمام انسانیت ہے مضطرب اے والیٔ طیبہ

تقاضا ہے یہی تاریکیٔ دوراں کا اے تائب
کرو نعتِ نبیؐ میں ان کی تعلیمات کا چرچا

○

بس گیا چاند حرا کا دل میں
کوئی منظر ہے اچھوتا دل میں

سامنے آنکھوں کے چاہوں وہ فضا
جو رہے انجمن آرا دل میں

ہو نمودار افق پر میرے
جگمگاتا ہے جو تارا دل میں

کاش ماحول کو بھی مہکائے
جو کھلا ہے گلِ رعنا دل میں

زندگی پر مری ہو جائے محیط
یوں اتاروں وہ سراپا دل میں

دوریوں میں بھی حضوری ہو نصیب
جلوہ فرما ہو مدینہ دل میں

نعت گانے لگے نس نس تائب
لگے جلووں کا وہ میلا دل میں

○

صیغۂ حمد ہے وہ اسمِ شریف
ابدی استعارۂ توصیف

حق ادا کیا ہو ان کی نسبت کا
نام جن کے ہے زیست کی تصنیف

پھول کیا کیا کھلاتی ہے ہر آن
بادِ لطف و کرم کی موجِ لطیف

معتبر آپؐ کی توجہ سے
میرے ایمان کی متاعِ ضعیف

وہی یٰسین وہی طٰہٰ

جلوہ گر آپؐ ہر زمانے میں
آپؐ کا آئنہ ہے دینِ حنیف

ہوا خیر القرون کا آغاز
آپؐ طیبہ میں لائے جب تشریف

ان کا صدقہ بہارِ فکر و نظر
ان کا ورثہ قلوب کی تالیف

ان کی رحمت اٹھائے پھرتی ہے
جسم میرا ہے گو نزار و نحیف

شاق ان پر گزرتی ہے تائب
مومنوں کی اذیت و تکلیف

○

پلکوں پہ تھا لرزاں دل دربارِ رسالتؐ میں
آساں ہوئی ہر مشکل دربارِ رسالتؐ میں

احساسِ ندامت سے تھی روح بھی لرزیدہ
جب پیش ہوا سائل دربارِ رسالتؐ میں

فانوس فروزاں تھے آنکھیں بھی منور تھیں
ہر لحظہ تھی کیا جھلمل دربارِ رسالتؐ میں

انوارِ ملائک تھے، شیخین کے جلوے تھے
محفل تھی عجب محفل دربارِ رسالتؐ میں

وہی یٰسین وہی طٰہٰ

راتوں کے اجالوں میں چھپ چھپ کے اترتے تھے
کتنے ہی مہِ کامل دربارِ رسالتؐ میں

سرشاری کے عالم میں جاں سے نہ گزر پائے
گو جسم نہ تھا حائل دربارِ رسالتؐ میں

نام اس کو کوئی دینا ممکن ہے کہاں تائب
جو چیز ہوئی حاصل دربارِ رسالتؐ میں

○

ملتا ہے بحرِ درد سے دیدۂ نم کا سلسلہ
تا بہ ابد رواں دواں ان کے کرم کا سلسلہ

صبحِ ظہور اک طرف، یومِ نشور اک طرف
دونوں سے ہے جڑا ہوا صدرِ امم کا سلسلہ

خاک سے تا بہ آسماں چرخ سے تا بہ لامکاں
پھیل گیا کہاں کہاں حسنِ حرم کا سلسلہ

اک سحرِ شعور ہے، اک نظامِ نور ہے
میرِ عرب کی زندگی، شاہِ عجم کا سلسلہ

وہی یٰسین وہی طٰہٰ

سبزہ و گل حضورؐ کی رحمتِ بیکراں کے رنگ
نجم و قمر جنابؐ کے نقشِ قدم کا سلسلہ

پڑھتا ہوا درودِ پاک اٹھوں بروزِ حشر مَیں
نامِ نبیؐ لبوں پہ ہو ٹوٹے جو دم کا سلسلہ

قدسی و انس و جاں ہوئے ذاتِ احد کے ہمنوا
زمزمۂ درود ہے فیضِ اتم کا سلسلہ

تائبِ کم سواد کو ایک جھلک سے ہی نواز
مہرِ حرا تمام کر شامِ الم کا سلسلہ

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

○

تجلیات کا گلزار مسجدِ نبوی
جمالیات کا شہکار مسجدِ نبوی

حضورؐ کے ادب و مرتبہ کی آئنہ دار
نقیبِ سیّدِ ابرارؐ مسجدِ نبوی

اساس اس کی بھی تقویٰ ہے روزِ اوّل سے
قبا سے بڑھ کے گہربار مسجدِ نبوی

دل و نظر کو بیک وقت نور نور کرے
فروغِ مطلعِ انوار مسجدِ نبوی

وہی یٰسین وہی طٰہٰ

منار جس کے ہیں یارانِ آشنا کی طرح
ستون جس کے ہیں غم خوار، مسجدِ نبوی

جہاں پکار گنہگار کی سنی جائے
مرے حضورؐ کا دربار مسجدِ نبوی

دلوں کو اپنی طرف کھینچتی رہے تائب
ہمیشہ صورتِ دلدار مسجدِ نبوی

○

انوار سے مہکتی زمیں جنت البقیع
جس کی کوئی نظیر نہیں جنت البقیع

آسودہ اس میں ان گنت اصحابِ باصفا
عثمانؓ ہیں جس کے صدر نشیں جنت البقیع

ابنِ نبیؐ ' بناتِ نبیؐ اور حسنؓ کے ساتھ
نو امہات کی ہے امیں جنت البقیع

عباسؓ اہلِ بیتِ پیمبرؐ کے ساتھ ہیں
ہے جن سے رشکِ ماہِ مبیں جنت البقیع

دامن میں ہے سمیٹے جو امِّ علیؑ کے ساتھ
عمّاتِ مصطفیٰؐ کے نگیں جنت البقیع

ان سب نفوسِ پاک کو تائب کا ہو سلام
جن کی ضیا سے چرخِ بریں جنت البقیع

○

حسنِ محبوبِؐ خدا میں گم ہوں
ایک پُرنور فضا میں گم ہوں

ان کے سانسوں کی مہک اور مرے اشک
جانفزا آب و ہوا میں گم ہوں

دیکھتا ہوں انھیں آتے جاتے
یوں نقوشِ کفِ پا میں گم ہوں

سنگریزے بھی ہیں نغمات بلب
اک عجب شہرِ نوا میں گم ہوں

باتیں آقا کی سناتا ہے اُحد
اس کے دامانِ صفا میں گم ہوں

کتنا دلکش ہے طریقِ ہجرت
تائب اس راہِ وفا میں گم ہوں

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

دل کو ہے درِ سیّدِ ابرارؐ سے نسبت
آنکھوں کو ہے اک ابرِ گہر بار سے نسبت

دنیا میں علامت ہے بہارِ ابدی کی
جس گل کو ہے طیبہ کے چمن زار سے نسبت

ان سے مرے دل میں ہے بہر آن اجالا
بے رنگ نظر کو ہے جن انوار سے نسبت

بے وزن سب اعمال جو ہوں گے سرِ میزاں
کام آئے گی بس احمدِ مختارؐ کی نسبت

مقصد کو زباں پر نہیں لانے کی ضرورت
تائب کو ہے جب آپؐ کے دربار سے نسبت

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

○

اللہ نے پہنچایا سرکارؐ کے قدموں میں
کیا کیا نہ سکوں پایا سرکارؐ کے قدموں میں

دل کا تھا عجب عالم ان کے درِ اقدس پر
سر پر تھا عجب سایا سرکارؐ کے قدموں میں

وہ ربِ محمدؐ کا تھا خاص کرم جس نے
عالم نیا دکھلایا سرکارؐ کے قدموں میں

جب سامنے جالی کے اشکوں کی سلامی دی
سو شکر بجا لایا سرکارؐ کے قدموں میں

تارا تھا کہ جگنو تھا گوہر تھا کہ برگِ گل
جو اشک کہ لہرایا سرکارؐ کے قدموں میں

سانسوں کا تموّج بھی اک بار لگا مجھ کو
وہ مرحلہ بھی آیا سرکارؐ کے قدموں میں

وہ اپنے گناہوں کا احساس تھا بس تائب
جس نے مجھے تڑپایا سرکارؐ کے قدموں میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

○

نورِ امکاں کا خزانہ درِ والا ان کا
وسعتِ کون و مکاں میں ہے اجالا ان کا

دردِ انساں سے مہکتا ہوا شیریں لہجہ
کیسا اندازِ ہدایت تھا نرالا ان کا

ہر زمانے کے لیے اسوہ و معیار بنا
خُلق اس درجہ ہوا ارفع و اعلا ان کا

ٹھہرا مشعل وہ بہاراں کی زمانے کے لیے
ریگِ صحرا میں کھلا جب گلِ لالہ ان کا

وہی یٰسین وہی طٰہٰ

جابجا ان کا ادب حق نے سکھایا ہم کو
ذکر خود اس نے کیا خَلق میں بالا ان کا

جیسے دنیا میں ہے عزت مری اس نام کے ساتھ
کاش محشر میں بھی کام آئے حوالہ ان کا

رنجِ تنہائی جو بڑھ جائے حدوں سے تائب
دے تسلی مجھے خود ربِّ تعالیٰ ان کا

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

○

شوق باریاب ہو گیا
وا کرم کا باب ہو گیا

آپؐ کی نگاہ پڑ گئی
ذرہ آفتاب ہو گیا

لب پہ آ گیا وہ اسمِ پاک
دل مرا رباب ہو گیا

یوں بہارِ کیف آ گئی
زخمِ دل گلاب ہو گیا

مدح کے طفیل طبع میں
ایک انقلاب ہو گیا

جب دہائی دی حضورؐ کی
غم خیال و خواب ہو گیا

تائب ان کی رہ میں جو مٹا
بس وہ کامیاب ہو گیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

○

ناقذ کرو وجود پہ طاعت حضورؐ کی
ورثے میں دو عیال کو الفت حضورؐ کی

واجب ہے اس کو خَلق میں تقسیم بھی کرو
پاؤ اگر خدا سے محبت حضورؐ کی

لازم ہے اس کا شکر بشکلِ درودِ پاک
سایہ فگن ہے ہم پہ جو رحمت حضورؐ کی

حسنِ عمل کا کرنا ہے ابلاغ ہر کہیں
ہم کو نصیب ہے جو سفارت حضورؐ کی

وہی یٰسین وہی طٰہٰ

ان لمحوں کو شمار کرو بس حیات میں
اپناؤ جن میں کوئی بھی خصلت حضورؐ کی

یلغارِ غم ہو جاں پہ تو رکھو یہ ذہن میں
جورِ زمانہ سہنا ہے سُنّت حضورؐ کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

○

اشک ہے نامہ بر عقیدت کا
دردِ انساں ثمر عقیدت کا

لفظ میں ڈھال کر کیا تقسیم
ہاتھ آیا جو زر عقیدت کا

سائے بانٹے گا دشتِ امکاں میں
تا قیامت شجر عقیدت کا

التفاتِ رسولِؐ اکرم سے
ضو فشاں ہے نگر عقیدت کا

وہی یٰسین وہی طٰہٰ

رنجِ تنہائی دُور دُور رہا
ساتھ تھا عمر بھر عقیدت کا

ربِّ نطق و نوا نے کھولا ہے
میرے سینے میں در عقیدت کا

سنگ ہم نے پگھلتے دیکھے ہیں
یا خدا یہ اثر عقیدت کا

ضامنِ منزلِ رضا تائب
کیف پرور سفر عقیدت کا

○

عجب مقام بھاتی ہے نعتِ پاکِ حضورؐ
کہاں کہاں لیے جاتی ہے نعتِ پاکِ حضورؐ

کبھی خیال سرِ عرش جا پہنچتا ہے
کبھی حرم میں بٹھاتی ہے نعتِ پاکِ حضورؐ

نظر میں رکھتی ہے ہر دم جمالِ مصطفوی
ہزار رنگ دکھاتی ہے نعتِ پاکِ حضورؐ

حیاتِ پاک جو رکھتی ہے سامنے ہر آن
غم و الم کو بھلاتی ہے نعتِ پاکِ حضورؐ

وہی یٰسین وہی طٰہٰ

جہانِ فکر کی تاریک رہگزاروں میں
چراغِ ماہ جلاتی ہے نعتِ پاکِ حضورؐ

وضو جو کرتے ہیں اشکوں سے میرے لفظ و خیال
تو پھر وجود میں آتی ہے نعتِ پاکِ حضورؐ

حقیر ذرے کو بھی رفعت آشنا کر کے
فلک کا چاند بناتی ہے نعتِ پاکِ حضورؐ

فضائے دہر میں خوشبو کی طرح پھیلتی ہے
کہاں بدن میں سماتی ہے نعتِ پاکِ حضورؐ

حصارِ نور میں رکھتی ہے ہر گھڑی تائبؔ
سیاہیوں سے بچاتی ہے نعتِ پاکِ حضورؐ

○

بے رنگ سے دن رات ہیں اے سیّدِ ساداتؐ!
ناگفتنی حالات ہیں اے سیّدِ ساداتؐ!

موسم ہے اداسی کا مُسلّط دل و جاں پر
بے برگ خیالات ہیں اے سیّدِ ساداتؐ!

بے راہ روی، فتنۂ زر، تفرقہ بازی
درپے کئی خطرات ہیں اے سیّدِ ساداتؐ!

اُمڈی ہوئی سب عالمِ اسلام کے سر پر
آفات و بلیّات ہیں اے سیّدِ ساداتؐ!

وہی یٰسین وہی طٰہٰ

آساں نہیں کچھ ملتِ بیضا کا سنبھلنا
وہ کرب، وہ صدمات ہیں اے سیّدِ ساداتؐ!

یوں خونِ مسلماں سے ہیں تر ساری زمینیں
حیران سماوات ہیں اے سیّدِ ساداتؐ!

کشمیر ہو، یا بوسنیا یا چیچنیا ہوں
اعدا کے کڑے ہات ہیں اے سیّدِ ساداتؐ!

آشوبِ زمانہ سے نمٹنے کے لیے، ہم
محتاجِ عنایات ہیں اے سیّدِ ساداتؐ!

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

خالق کا جو حبیب ہوا کائنات میں
ہے کون مصطفیٰؐ کے سوا کائنات میں

اہلِ کمال خَلق میں لاکھوں ہوئے مگر
ان سا نہیں کوئی بخدا کائنات میں

آگے حدِ زماں و مکاں سے گزر گیا
ذکر ان کا یوں بلند ہوا کائنات میں

خوشبو سے اس کی گلشنِ ہستی مہک گیا
جب ہاشمی گلاب کھِلا کائنات میں

وہی یٰسین وہی طٰہٰ

قائم اسی سے نوعِ بشر کی ہے آبرو
ان سے چلی ہے رسمِ وفا کائنات میں

ہوتی رہی ادا جو گلوئے بلالؓ سے
اب تک ہے گونجتی وہ صدا کائنات میں

آنگن ہے کائنات کا جس سے سجا ہوا
ہے روضۂ حبیبِؐ خدا کائنات میں

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

○

قسمت اپنی بلند کی ہے
مدحِ شہِؐ دیں پسند کی ہے

اللہ کے حبیبؐ کی محبت
دولت دلِ درد مند کی ہے

ہر بیکس و بے نوا پہ شفقت
عادت شہِؐ ارجمند کی ہے

پایا ہر سو جمالِ طیبہ
دنیا سے جو آنکھ بند کی ہے

لب پر ہے مرے وہ اسمِ شیریں
حاجت کسے شہد و قند کی ہے

دنیا ہے اثر کی اس میں آباد
دھوم آپؐ کے حرفِ پند کی ہے

تائب کہ ہے انؐ کا نام لیوا
کیا فکر اسے گزند کی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

○

پرچم کشا جمال ہے شہرِ حبیبؐ میں
ہر نقش بے مثال ہے شہرِ حبیبؐ میں

میری طرف بھی دیکھیے سرکارؐ اک نظر
ہر لب پہ اک سوال ہے شہرِ حبیبؐ میں

بچھتا ہی جا رہا ہے ہر اک رہگزار پر
دل کا عجیب حال ہے شہرِ حبیبؐ میں

جو زخم ہیں لگائے ہوئے روزگار کے
ان سب کا اندمال ہے شہرِ حبیبؐ میں

کچھ ایسے غمگسار حرم کے ستون ہیں
کافور ہر ملال ہے شہرِ حبیبؐ میں

منزل پہ آگیا ہوں سفر جیسے کاٹ کر
آرامِ جاں بحال ہے شہرِ حبیبؐ میں

تائب مدینے والے کے جلوے ہیں ہر طرف
نکھرا ہوا خیال ہے شہرِ حبیبؐ میں

وہی یٰسین وہی طٰہٰ

○

نبیؐ کے شہرِ پُرانوار کا ارادہ ہے
کہ دشتِ روح میں ظلمت بہت زیادہ ہے

گرفتِ تیرہ شبی سے نکلنے والا ہوں
مری نگاہ میں خیر الوریٰؐ کا جادہ ہے

ہو جیسے چشمہ کوئی ٹھنڈے میٹھے پانی کا
نظام میرے نبیؐ کا کچھ ایسا سادہ ہے

خیال و خواب پہ وہ آستاں ہے چھایا ہوا
جہاں فلک بھی ادب سے جبیں نہادہ ہے

وہی یٰسیں وہی طٰہٰ

مری نگاہ میں ہے بخت کا سکندر وہ
فقیر بابِ کرم پر جو ایستادہ ہے

گلی میں آپ کی دن پھر گئے گداؤں کے
کچھ ایسا آپ کا دستِ کرم کشادہ ہے

کھڑا ہے در پہ یہ بیٹا کنیزِ فاطمہؓ کا
فگندہ سر ہے کہ تائب غلام زادہ ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

○

در پہ حاضر ہوا ہے کوئی بے نوا اے حبیبِؐ خدا
حاضری میں حضوری بھی کیجے عطا اے حبیبِؐ خدا

کچھ عجب وقت ہے میرے آنسو بھی اب ساتھ دیتے نہیں
پاس کچھ بھی نہیں عاجزی کے سوا اے حبیبِؐ خدا

جسم بیمار ہے، روح بیمار ہے، ذہن بیمار ہے
بھیجیے مجھ کو دے کر نویدِ شفا اے حبیبِؐ خدا

دل سے ہونٹوں پہ آئی ہے اک آرزو، کیجیے سرخرو
پورا فرمائیے میرا شوقِ لقا اے حبیبِؐ خدا

وہی یٰسیں وہی طٰہٰ

میری نادانیوں' ظلم سامانیوں سے ہو صرفِ نظر
ہر عمل آشنائے ادب ہو مرا اے حبیبؐ خدا

مجھ زیاں کار کی عافیت کے لیے' مغفرت کے لیے
پیش اللہ کیجے لبِ پاک وا اے حبیبؐ خدا

دشتِ ظلمات میں پھر دکھا دیجیے جادۂ روشنی
آپؐ کی ذات ہے نیّرِ حق نما' اے حبیبؐ خدا

میں خدمتِ آقاؐ میں ہوتا تو سدا کہتا لبّیکَ و سَعدَیکَ
جس طرح تنِ مردہ سرکارؐ سے کہتا تھا لبّیکَ و سَعدَیکَ

آجاتا بلاوا گر دربارِ مدینہ سے، سرکارِؐ مدینہ سے
بے برگ ہی چل دیتا ہر گام پہ مَیں پڑھتا لبّیکَ و سَعدَیکَ

سرکارؐ کے قدموں میں جس وقت کھڑا ہوتا، یا گر کے پڑا ہوتا
کہنا تو یہی کہتا، حاضر ہے غلام آقاؐ لبّیکَ و سَعدَیکَ

سنتے ہیں کہ مرقد میں تشریف وہ لائیں گے، تقدیر جگائیں گے
مَیں اٹھ کے قدم لوں گا اور لب پہ مرے ہوگا لبَّیکَ و سَعْدَیکَ

اے کاش مجھے تائبؔ وہ خلد میں بلوائیں اور حکم یہ فرمائیں
ہاں چھیڑ وہی نغمہ لبیکَ و سُعْدَیکَ، لبَّیکَ و سَعْدَیکَ

○

اسوۂ مصطفیٰؐ ملا ہم کو
نورِ ارض و سما ملا ہم کو

آپ کا نقشِ پا ملا ہم کو
کیا عجب رہنما ملا ہم کو

ہم نے منزل کو پا لیا گویا
آپؐ کا راستا ملا ہم کو

خدوخالِ ضمیر بھی جو دکھائے
دیں کا وہ آئنا ملا ہم کو

سیرتِ پاک پر گئی جو نظر
اک عجب حوصلا ملا ہم کو

آگیا بے قرار دل کو قرار
در جو سرکارؐ کا ملا ہم کو

دے تسلی جو ہر گھڑی تائب
مستقل آسرا ملا ہم کو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

○

چادر سی جو نور کی تنی ہے
ماہِ اخضر کی چاندنی ہے

میں بابِ کرم تک آگیا ہوں
بگڑی ہوئی بات یوں بنی ہے

دامن ہے تہی تو غم نہیں ہے
الطاف سے ان کے دل غنی ہے

خاموش کھڑا ہوں ان کے در پر
کب میری کہانی گفتنی ہے

پرساں نہیں کوئی بھی جہاں میں
آقا مرا حال دیدنی ہے

وہی یٰسین وہی طٰہٰ

رکھ دیجیے اس پہ دستِ شفقت
دل میں مرے کرب کی انی ہے

اک تابشِ التفات ادھر بھی
گھر میں مرے تیرگی گھنی ہے

درکار ہے آپؐ کا سہارا
سرپنجۂ زیست آہنی ہے

رحمت کی پناہ مجھ کو دیجے
ہر سمت سے تیر افگنی ہے

محتاجِ نگاہِ خاص آقاؐ
تائب کی دریدہ دامنی ہے

○

سیّدِ انس و جاں کا کرم ہوگیا
دور سر سے مرے بارِ غم ہوگیا

میں کہ تھا منتشر جادۂ زیست پر
آپؐ کی اک نگہ سے بہم ہوگیا

وہ تبسم فشاں لب جو یاد آگئے
مندمل زخمِ تیغِ الم ہوگیا

اسمِ سرکارؐ ہونٹوں پہ آیا مرے
آنکھ پُرنم ہوئی سر بھی خم ہوگیا

وہی یٰسین وہی طٰہٰ

سیلِ اشکِ ندامت میں وہ زور تھا
دفترِ معصیت کالعدم ہوگیا

لغزشوں پر مری چشمِ رحمت ہوئی
جادۂ حق میں ثابت قدم ہوگیا

خطبۂ آخریں وہ لب وا ہوئے
اور منشورِ عالم رقم ہوگیا

دُور تائب کے دل سے ہوں آلائشیں
پاک جیسے بتوں سے حرم ہوگیا

خوب قلب و نظر کی صفائی ہوئی
جب درِ مصطفیٰؐ پہ رسائی ہوئی

شہرِ رحمت میں پہنچے اماں مل گئی
ہر غمِ زندگی سے رہائی ہوئی

ان کا تاجِ غلامی تھا سر پر مرے
ہر کہیں اس لیے پیشوائی ہوئی

شانِ اظہار منہ دیکھتی رہ گئی
باریاب اس طرح بے نوائی ہوئی

چاند تارے نگاہیں جھکانے لگے
داغِ ہجراں کی جب رونمائی ہوئی

وہ ہے خوشبو حرم کے در و بام کی
جھوک دل کی ہے جس نے بسائی ہوئی

وہ نویدِ شفاعت ہے سرکارؐ کی
آس تائب ہے جس نے بندھائی ہوئی

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

○

ذکرِ سرکارؐ سے جب ذہن تر و تازہ ہو
تب کہیں جا کے بہم فکر کا شیرازہ ہو

کاش وہ دور بھی آجائے مرے جیتے جی
گونجتا ہر طرف اسلام کا آوازہ ہو

آج افکار ہیں بے راہروی سے بے حال
وا پھر اس شرکدہ میں خیر کا دروازہ ہو

وہی یٰسین وہی طٰہٰ

رہروِ منزلِ رحمت سے یہ کہتی ہے فضا
تیز کچھ اور ابھی شوق کا جمازہ ہو

شانِ محبوبِؐ خدا کس سے بیاں ہو تائب
کیسے اک ذرّے کو آفاق کا اندازہ ہو

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

پیار سے جن کے ہوا ہے مرا تن من روشن
کاش فرمائیں کسی شب مرا آنگن روشن

ان کے ہی عکس اترتے رہیں اس میں ہر آن
جن کی راہوں میں ہوا روح کا درپن روشن

آپؐ کی یاد میں ہے آہ سے سینہ ٹھنڈا
اشک کے موتیوں سے ہے مرا دامن روشن

وہی یٰسین وہی طٰہٰ

آپؐ کے فیض سے جذبات ہیں نکھرے نکھرے
آپؐ کے عشق سے دنیا مری روشن روشن

جن کے جلووں سے منوّر ہیں دو عالم تائب
وہی فرمائیں گے آکر مرا مدفن روشن

وہی یٰسین وہی طٰہٰ

○

چھوڑ امّیّد و بیم کی باتیں
چھیڑ دُرِّیتیم کی باتیں

دل و جاں کو سکون دیتی ہیں
اس رؤف و رحیم کی باتیں

رکھتی ہیں جسم و روح کو سرشار
ان کی طبعِ کریم کی باتیں

سارے عالم کو کر گئیں قائل
اک رسولِ حکیمؐ کی باتیں

پھونک دیتی ہیں دل میں روحِ عمل
ان کے عزمِ صمیم کی باتیں

صلی اللہ علیہ وسلم

وہی یٰسین وہی طٰہٰ

مصحفِ پاک میں ہوئیں مرقوم
ان کے خُلقِ عظیم کی باتیں

جگمگاتی ہیں جانِ تیرہ کو
ان کی نوریں گلیم کی باتیں

زیست میں کتنے رنگ بھرتی ہیں
عکسِ نورِ قدیم کی باتیں

ایک رفعت سی مجھ کو ملتی ہے
جب کروں اس حریم کی باتیں

شہرِ محبوبؐ میں جو چلتی ہے
یاد ہیں اس نسیم کی باتیں

بھول جاتے ہیں درد و غم تائب
سن کے لطفِ عمیم کی باتیں

ﷺ

وہی یٰسین وہی طٰہٰ

روضۂ احمدِؐ مختار دکھا دے یارب!
بلبلِ زار کو گل زار دکھا دے یارب!

جن کے دیدار سے ملتا ہے دل و جاں کو سکوں
وہ حرم، وہ در و دیوار دکھا دے یارب!

آرزو جس کی تصور کو بھی مہکاتی ہے
وہ حسیں شہر بس اک بار دکھا دے یارب!

وہی یٰسین وہی طٰہٰ

حسرتِ دید میں جلتی ہوئی آنکھوں پہ کرم
گنبدِ سبز کے انوار دکھا دے یارب!

اپنی رحمت سے کبھی تائبِ عاصی کو نواز
اپنے محبوبؐ کا دربار دکھا دے یارب!

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہی یٰسین وہی طٰہٰ

سر تا قدم برہان ہو
کامل تریں انسان ہو

صدق و صفا، مہر و وفا
ہر باب کا عنوان ہو

جود و سخا ہو سر بہ سر
احسان ہی احسان ہو

جن و بشر کے رہنما
ارض و سما کی جان ہو

ایسی نظر کر دو عطا
مجھ کو مری پہچان ہو

ﷺ

○

جاودان و بیکراں ہے رحمتِ خیر الانامؐ
اک بہارِ بے خزاں ہے سنتِ خیرؐ الانام

گاتی پھرتی ہیں ہوائیں آپؐ کی چاہت کے گیت
ہے فضاؤں میں نشیدِ عظمتِ خیر الانامؐ

صدق و عدل و جود و حکمت کا وہی معیار ہیں
جو ہوئے ہیں فیض یابِ صحبتِ خیر الانامؐ

اس میں ہے عہدِ اطاعت، عہدِ حق، عہدِ وفا
ہے زمانے میں سعادت نسبتِ خیر الانامؐ

بارگاہِ ایزدی میں ہے یہ تائب کی دعا
پھر جہاں میں سرخرو ہو امتِ خیر الانامؐ

ﷺ

مجھے نعتِ پیمبرؐ سے شغف ہے
یہی عاجز کا اعزاز و شرف ہے

زمانے میں نہیں محروم کوئی
وہ رحمت سایہ افگن ہر طرف ہے

اسی کے قطرۂ ابرِ کرم کا
ازل سے منتظر دل کا صدف ہے

اسی کے در سے نسبت کی بدولت
گُہر سے بڑھ کے طیبہ کا خزف ہے

وہ سچا امتی ہے اس کا تائب
پئے ناموسِ دیں جو سرکف ہے

ﷺ

کوئی جہاں میں ہوا نہ ہوگا شفیق تجھ سا کریم تجھ سا
خوشا کہ ہم عاصیوں نے پایا رؤف تجھ سا رحیم تجھ سا

کبھی نہ آغوشِ دہر میں تھا، کبھی نہ چشمِ فلک نے دیکھا
شکیل تجھ سا، عقیل تجھ سا، جلیل تجھ سا، عظیم تجھ سا

نہ لاسکی ہے نہ لاسکے گی، یہ گردشِ مہر و ماہ گیتی
امین تجھ سا، متین تجھ سا، قسیم تجھ سا، وسیم تجھ سا

جہاں میں خوش بخت ہے وہ ملّت، کہ جس میں لایا نوید رحمت
بشیر تجھ سا، نذیر تجھ سا، نصیر تجھ سا، فہیم تجھ سا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہی یٰسین وہی طٰہٰ

مظہرِ ذوالجلال میرے حضورؐ
آپ اپنی مثال میرے حضورؐ

ذرّے ذرّے میں کائنات کے ہے
جن کا عکسِ جمال میرے حضورؐ

فیضِ نور ان کا جاری و ساری
نیّرِ بے زوال میرے حضورؐ

مانتے ہیں عدو بھی جن کے کمال
ہیں وہی باکمال میرے حضورؐ

ہر ادا جن کی ہے خدا کو پسند
ہیں وہی خوش خصال میرے حضورؐ

ﷺ

شاہِ فلک جناب رسالت مآبؐ ہیں
خالق کا انتخاب رسالت مآبؐ ہیں

جس نے برس کے دہر کو شاداب کر دیا
رحمت کا وہ سحابْ رسالت مآبؐ ہیں

خوشبو سے جس کی سارا زمانہ مہک گیا
وہ جانفزا گلاب رسالت مآبؐ ہیں

اقلیمِ حسن میں نہیں سرکارؐ کا جواب
ہر حسن کا جواب رسالت مآبؐ ہیں

جس کی تجلیوں سے دو عالم ہیں تابناک
تائبؔ وہ آفتاب رسالت مآبؐ ہیں

صلی اللہ علیہ وسلم

ہمیشہ ہے پیشِ نظر سبز گنبد
ہے گویا مرا ہمسفر سبز گنبد

مرا بس نہیں میری حدِ نظر پر
نہ اوجھل ہو دل سے مگر سبز گنبد

طلب کس ضیا کی ہے اہلِ جہاں کو
جہاں میں ہے جب جلوہ گر سبز گنبد

تبسّم کی خیرات دیتا رہے گا
فضاؤں کو شام و سحر سبز گنبد

وہی یٰسین وہی طٰہٰ

ہر اک دَور کی رہنمائی کی خاطر
ہوا ہم لباسِ خضر سبز گنبد

جِلا میرے قلب و نظر کی ہے تائب
وہ پُرنور جالی، وہ سرسبز گنبد

وہی یٰسیں وہی طٰہٰ

دل ہے سفرِ طیبہ کو تیار ہمیشہ
رہتا ہوں حضوری کا طلب گار ہمیشہ

دیدار کے قابل تھیں کہاں میری نگاہیں
اس پر بھی رہی حسرتِ دیدار ہمیشہ

دل درد سے بھر آیا تو دربارِ نبیؐ میں
اشکوں کی زباں سے ہوا اظہار ہمیشہ

جب تیرگیاں کرنے لگیں جاں کا احاطہ
آسودہ کریں روضے کے انوار ہمیشہ

وہی یٰسین وہی طٰہٰ

کس طرح بنا دیتی ہے آساں اسے رحمت
جو کام نظر آتا ہے دشوار ہمیشہ

احساسِ گنہ حد سے گزر جائے جو تائب
چل دیتے ہیں طیبہ کو گنہگار ہمیشہ

سلامِ عید

کیجے قبول اے شہِ والاؐ سلامِ عید
اپنے تمام امّتیوں کا سلامِ عید

حاضر ہوئے ہیں آ کے جو اطرافِ دہر سے
لیجے سب ان غلاموں کا شاہاؐ سلامِ عید

ہیں نام لیوا آپؐ کے جتنے یہاں سے دور
ان کی طرف سے بھی مرے آقاؐ سلامِ عید

اس جانفزا حرم کی معنبر فضاؤں سے
اجلا درودِ پاک، مہکتا سلامِ عید

تائب ازل سے آپؐ کے در کا غلام ہے
کیجے قبول اس کا خدارا سلامِ عید

وہی یٰسین وہی طٰہٰ

سرکارؐ! التفات کی عیدی ملے مجھے
پروانۂ نجات کی عیدی ملے مجھے

رائج مرے وطن میں ہو دستور آپؐ کا
آقاؐ! نئی حیات کی عیدی ملے مجھے

کشمیریوں کو تحفۂ آزادیِ وطن
ایمان کے ثبات کی عیدی ملے مجھے

جن سے چمک اٹھے مری بے نور کائنات
ایسی تجلیات کی عیدی ملے مجھے

شہریتِ مدینہ سے تائب ہو سرفراز
ہر دم توجہات کی عیدی ملے مجھے

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

سلامِ حاضری

الصلوٰۃ و السلام اے غایتِ صبحِ ظہور
الصلوٰۃ و السلام اے ہستی و امکاں کے نور

الصلوٰۃ و السلام اے چارہ ساز و جاں نواز
الصلوٰۃ و السلام آقاؐ حضورؐ آقاؐ حضور

الصلوٰۃ و السلام اے قاسمِ انعامِ حق
الصلوٰۃ و السلام اے مصدرِ کیف و سُرور

الصلوٰۃ و السلام اے صاحبِ خُلقِ عظیم
الصلوٰۃ و السلام اے منبعِ علم و شعور

وہی یٰسین وہی طٰہٰ

الصلوٰۃ و السلام اے تکیہ گاہِ عاصیاں
الصلوٰۃ و السلام اے شافعِ روزِ نشور

○

السلام اے ثانی اثنین رضؓ اے حبیبِ مصطفےٰ
غار و بدر و قبر میں تو ہی رہا ہے دوسرا

صاحب و نائب رسولِ پاکؐ کا تو برملا
السلام اے پیکرِ اخلاص و ایثار و صفا

○

السلام اے عدل و احسان و تدبّر کے وقار
اے عمر فاروقِ اعظم رضؓ اے خلافت کی بہار

تو وہ حاکم خَلق کی خدمت رہا جس کا شعار
السلام اے بےبسوں اور بےکسوں کے چارہ کار

تضمین برنعتِ قدسی رحمۃ اللہ علیہ

تجھ پہ صلوات ہو اللہ کے محبوب نبیؐ
اللہ اللہ تری خوش نسبی، خوش حسبی
تیری خوشبو ہے دو عالم میں گلِ مطّلبی
"مرحبا سیدِ مکّی مدنی العربیؐ
دل و جاں باد فدایت چہ عجب خوش لقبیؐ"

تیرے ہی نور سے معمور ہیں جملہ عالم
تو ہی سرچشمۂ ہر خیر ہے اے میرِ اممؐ
تو ہی سرنامۂ امکاں ہے مجھے تیری قسم
"منِ بیدل بہ جمال تو عجب حیرانم
اللہ اللہ چہ جمال است بدیں بوالعجبی"

وہی یٰسین وہی طٰہٰ

ساری مخلوق کا تاحشر ہے تو راہنما
تجھ سا کوئی نہ ہوا ہے نہ ابد تک ہوگا
اہلِ عصیاں کی شفاعت ترا منصب ٹھیرا
" نسبتے نیست بہ ذات تو بنی آدم را
بہتر از آدم و عالم تو چہ عالی نسبی"
ساری دنیا کے ہوئے جاتے ابتر حالات
اہلِ ایماں پہ مسلط ہیں شب و روز آفات
آ کے رستہ ہمیں دکھلا سرِ دشتِ ظلمات
"ما ہمہ تشنہ لبانیم و توئی آب حیات
رحم فرما کہ ز حد می گزرد تشنہ لبی"
شام بے کیف ہے میری تو ہے بے نور سحر
ہر طرف گہری اداسی کا ہے میلا منظر
ملتمس ہے تری خدمت میں مرا دیدۂ تر
"چشمِ رحمت بکشا سوئے من انداز نظر
اے قریشی لقب و ہاشمی و مطلبی"

یارسول اللہ اُنظر حالنا

اک عجب آشوب کی زد میں ساری کائنات
سر پٹختی پھر رہی دہر میں ہر سو حیات
سانس لینا اس عقوبت گاہ میں مشکل ہوا
یارسول اللہ انظر حالنا

خون رلاتا ہے مجھے اسلامیوں کا انتشار
ان پہ اندر اور باہر سے یلغارِ فشار
بہہ رہا ہے چار جانب ان کا خونِ ناروا
یارسول اللہ انظر حالنا

سخت سرکش اور برہم ہے زمانے کی ہوا
آتشیں ہیں عالمِ اسلام کے ارض و سما
ختم ہونے کو نہیں آتا ہے دورِ ابتلا
یارسول اللہ انظر حالنا

تشنۂ تکمیل ہیں افغانیوں کی کوششیں
بن گئی ہیں سدِّرہ طاغوتیوں کی سازشیں
کاروانِ حریّت ہے کشمکش میں مبتلا
یارسول اللہ انظر حالنا

جوشِ آزادی سے ہیں سرشار کشمیری عوام
ظلم ان پر توڑتے رہتے ہیں ہندی صبح و شام
ذرّہ ذرّہ مضطرب ہے وادیٔ کشمیر کا
یارسول اللہ انظر حالنا

کب سے محرومِ اذاں ہے سرزمینِ مرسلیں
قبلۂ اوّل ہے اہلِ جور کے زیرِ نگیں
اک نگاہِ خاص ہے درکار شاہِ انبیاءؑ
یارسول اللہ انظر حالنا

وہی یٰسین وہی طٰہٰ

○

آپؐ انساں کے سب سے بڑے رہنما
حشر تک گونجنے والی حق کی صدا
آپؐ سے عدل کا بول بالا ہوا
آپؐ کی پیروی میں ہے سب کا بھلا
اے رسولِؐ خدا اے رسولِؐ خدا

آپؐ اولادِ آدم کے سردار ہیں
آپؐ اپنے پرائے کے غمخوار ہیں
علم کا شہر حکمت کا گلزار ہیں
سب سے اونچا ہے سرکارؐ کا مرتبا
اے رسولِؐ خدا، اے رسولِؐ خدا

وہی یٰسین وہی طٰہٰ

آپؐ سے ساری دنیاؤں کی شان ہے
رنگ و بو سے بھرا ہر گلستان ہے
آپؐ کا پیار ایمان کی جان ہے
کیوں نہ خلقت کے لب پر ہو صلِّ علیٰ
اے رسولِؐ خدا' اے رسولِؐ خدا

(بچوں کے لیے)

وہی یٰسین وہی طٰہٰ

نور ہی نور اسلام ہے انؐ کا
پاک محمد ﷺ نام ہے ان کا

بات انؐ کی خوشبو کا جھونکا
دن سا روشن کام ہے انؐ کا

سب کی بھلائی انؐ کی دعوت
نیک عمل پیغام ہے انؐ کا

رحمت بن کر آئے ہیں وہؐ
فیض جہاں میں عام ہے انؐ کا

سب کے لیے ہے انؐ کی محبت
سب کے لیے انعام ہے انؐ کا

ﷺ

(بچوں کے لیے)

وہی یٰسین وہی طٰہٰ

کوئی ہوا ہے اور نہ ہوگا
میرے نبیؐ سے بڑھ کر سچّا

سیدھی راہ دکھانے والا
سب کا ہادی رب کا پیارا

دانائی کا روشن سورج
لطف و کرم کا بہتا دریا

وہی یٰسین وہی طٰہٰ

ہمت ہے کہسار کی صورت
چہرہ کِھلتی کلیوں جیسا

چاند کیا دو ٹکڑے اسؐ نے
وہ سورج کو واپس لایا

خَلقِ خدا کے دل کی تسکیں
آمنہؓ کی آنکھوں کا تارا

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

وہی یٰسین وہی طٰہٰ

معصومیت کا ہالا بچپن مرے نبیؐ کا
پھولوں کی طرح اجلا بچپن مرے نبیؐ کا

سب اچھی عادتوں سے پُرنور اور مزّین
سچائی کا حوالا بچپن مرے نبیؐ کا

آغوشِ آمنہؓ سے دن کی طرح ابھر کر
جگ کو سجانے والا بچپن مرے نبیؐ کا

گھر حارث[۲] و حلیمہ[۳] کا برکتوں سے بھرتا
رعنائیوں کا جھرنا بچپن مرے نبیؐ کا

شیما[۴] کی اور انیسہ[۵] کی چاہتوں کا مرکز
بادل محبتوں کا بچپن مرے نبیؐ کا

بنتِ اسدؓ[۶] کی دھڑکن، وہ جانِ امِّ ایمنؓ[۷]
توقیرِ جد بڑھاتا بچپن مرے نبیؐ کا

۔ حضورؐ کی والدہ ماجدہ ۲۔ حضرت حلیمہ سعدیہؓ کے شوہر ۳۔ حضورؐ کی رضاعی ماں اور دایہ ۴۔۵۔ حضرت حلیمہؓ کی بیٹیاں۔ ۶۔ حضورؐ کی چچی اور حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کی والدہ۔ ۷۔ حضورؐ کی والدہ محترمہ کی خادمہ

(۱)

نعت گوئی کے لیے حسنِ ارادت شرط ہے
ساتھ کچھ فہمِ کتاب و علمِ سیرت شرط ہے

اس میں ہے لازم جمالِ فن بھی اوجِ فکر بھی
جتنی ممکن ہو خیالوں کی طہارت شرط ہے

گر ادب پہلا قرینہ ہے ثنا کے شہر میں
ہر قدم اس راہ میں عجزِ طبیعت شرط ہے

وہی یٰسین وہی طٰہٰ

اسوہ کا بھی نعت میں ابلاغ ہونا چاہیے
لیکن اس میں بھی لطافت اور حکمت شرط ہے

ہے محبت آپؐ کی ایمانِ کامل کی کلید
ہاں مگر جوشِ محبت میں اطاعت شرط ہے

ان کی تعلیمات میں مضمر ہے حسنِ زندگی
ان سے بھرپور استفادہ بہرِ امّت شرط ہے

سیرتِ پُرنور تائب ہم کو دیتی ہے سبق
ہر قدم پر احترامِ آدمیّت شرط ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مناجات

ربِ کعبہ! کھول دے سینہ مرا
دل ہو روشن دیدہ ہو بینا مرا

جلوہ گر ہو دل میں عہدِ مصطفیٰؐ
یوں جلا پائے یہ آئینہ مرا

اس سے پھوٹے نغمۂ حبِّ رسولؐ
ہو امینِ کیف سازینہ مرا

اس میں ہوں ایسے معانی کے گہر
میرا فن بن جائے گنجینہ مرا

زندگانی راہِ حق میں کام آئے
میرا جینا کاش ہو جینا مرا

سپاس و دعا

یا رب! ملی مجھے یہ نوا تیرے فضل سے
میں ہوں نبیؐ کا مدح سرا تیرے فضل سے

تیرے حبیبؐ پاک کی توصیف اور میں
جو کچھ کیا وہ میں نے کیا تیرے فضل سے

دامانِ احتیاط نہ چھوڑا بساط بھر
پاسِ حدود مجھ کو رہا تیرے فضل سے

لغزش اگر ہوئی ہو کوئی اس کے باوجود
ہوں خواستگارِ عفوِ خطا تیرے فضل سے

آخر میں یہ دعا ہے کہ اے ربِّ ذوالجلال
مقبول ہو یہ رنگِ ثنا تیرے فضل سے